Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879, E-Mail : ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 24؍جولائی 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت سعد کا ذکر چل رہا تھا۔ حضرت سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر احد خندق حدیبیہ خیبر فتح مکہ سمیت تمام غزوات میں شرکت فرمائی۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بہترین تیرانداز صحابہ میں سے تھے۔ حضرت سعد وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے اللہ کی راہ میں خون بہایا اور آپ وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا اور یہ واقعہ سریہ حضرت عبیدۃ بن حارث کا ہے۔

جمادی الاولیٰ دو ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن ابی وقاص کو آٹھ مہاجرین کے ایک دستہ پر امیر مقرر فرما کر قریش کی خبر رسانی کیلئے خرار مقام کی طرف روانہ فرمایا تھا۔ اسی طرح آپؓ سریہ حضرت عبداللہ بن جحش میں بھی شامل ہوئے تھے۔

حضرت سعد کی بہادری کے بارے میں روایت ملتی ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر حضرت سعد پیدل ہونے کے باوجود شہ سواروں کی طرح بہادری سے لڑ رہے تھے۔ اسی وجہ سے حضرت سعد کو فارس الاسلام کہا جاتا تھا یعنی اسلام کا شہ سوار۔ غزوہ احد کے موقع پر حضرت سعد بن ابی وقاص ان گنتی کے چند لوگوں میں سے تھے جو سخت افراتفری کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ثابت قدم رہے۔ غزوہ احد کے موقع پر حضرت سعد بن ابی وقاص کا بھائی عتبہ بن ابی وقاص جو مشرکین کی طرف سے جنگ میں شریک ہوا تھا۔ اُس نے شدید حملہ کر کے حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے کے دو دندان مبارک شہید کئے اور دہن مبارک سخت زخمی کر دیا۔ عتبہ کے بھائی

حضرت سعد بن ابی وقاص مسلمانوں کی طرف سے لڑ رہے تھے جب ان کو عتبہ کی بد بختی کا علم ہوا تو جوش انتقام سے ان کا سینہ کھولنے لگا وہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بھائی کے قتل پر ایسا حریص ہو رہا تھا کہ شاید کبھی کسی اور چیز کی مجھے ایسی حرص نہ لگی ہو۔ دو مرتبہ دشمن کی صفوں کا سینہ چیر کر اس ظالم کی تلاش میں نکلا کہ اپنے ہاتھ سے اس کے ٹکڑے اڑا کر اپنا سینہ ٹھنڈا کروں مگر وہ مجھے دیکھ کر ہمیشہ اس طرح کترا کر نکل جاتا تھا جس طرح لومڑی کترا جایا کرتی ہے آخر جب میں نے تیسری مرتبہ اس طرح گھس جانے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے از راہِ شفقت مجھ سے فرمایا کہ اے بندہ خدا تیرا کیا جان دینے کا ارادہ ہے؟ چنانچہ میں حضور ﷺ کے روکنے سے اس ارادے سے باز رہا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود تیر پکڑاتے جاتے تھے اور حضرت سعد یہ تیر دشمن پر بے تحاشا چلاتے جاتے تھے۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد سے فرمایا تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں برابر تیر چلاتے جاؤ۔ سعد اپنی آخری عمر تک ان الفاظ کو نہایت فخر کے ساتھ بیان کیا کرتے تھے۔

غزوہ احد کے موقع پر ایک خطرناک دشمن جن کا نام حبان بتایا جاتا ہے نے ایک تیر چلایا جو حضرت ام ایمن کے دامن میں جا لگا جبکہ وہ زخمیوں کو پانی پلانے میں مصروف تھیں اس پر حبان ہنسنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد کو حبان پر چلانے کیلئے ایک تیر پیش کیا وہ تیر حبان کے حلق میں جا لگا اور وہ پیچھے گر پڑا جس سے اسکا ننگ ظاہر ہو گیا اس پر رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے۔ نبی کریم ﷺ کو یہ خوشی اللہ کے اس احسان پر تھی کہ اس نے ایک خطرناک دشمن کو ایک ایسے تیر سے راستے سے ہٹایا جس کا پھل بھی نہیں تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ غزوہ احد کے دن حضرت سعد نے ایک ہزار تیر برسائے۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر صلح نامہ پر جن صحابہ نے بطور گواہ دستخط کئے ان میں حضرت سعد بن ابی وقاص بھی شامل تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس مہاجرین کے تین جھنڈوں میں سے ایک جھنڈا تھا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر حضرت سعد بیمار ہو گئے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت سعد بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ میں بیمار ہو گیا اور موت کے قریب پہنچ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کرنے میرے پاس تشریف لائے میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے پاس بہت زیادہ مال ہے اور میری وارث میری صرف ایک بیٹی ہے تو کیا میں دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا پھر نصف مال صدقہ کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کی پھر ایک تہائی مال صدقہ کر دوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے مگر یہ بھی بہت زیادہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اس روایت سے فقہ والے بھی یہ استنباط کرتے ہیں کہ ایک تہائی مال سے زیادہ کی وصیت نہیں ہوسکتی۔ حضرت مصلح موعودؓ اس بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ احادیث بھی اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ اپنے اخراجات نکال کر باقی سارا مال تقسیم کر دینا اسلامی حکم نہیں۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تم میں سے بعض لوگ اپنا سارا مال صدقے کے لئے لے آتے ہیں اور پھر لوگوں کے آگے سوال کے لئے ہاتھ پھیلا دیتے ہیں صدقہ صرف زائد مال سے ہوتا ہے۔ اسی طرح فرماتے ہیں: اگر تو اپنے ورثاء کو دولت میں چھوڑ جائے تو یہ زیادہ اچھا ہے بہ نسبت اس کے کہ تو ان کو غریب چھوڑ جائے اور وہ لوگ ان کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ غرض یہ خیال کہ اسلام کا یہ حکم ہے کہ جو مال ضرورت سے زائد بچے اسے تقسیم کر دینا چاہیئے بالکل خلاف اسلام اور خلاف عمل صحابہ ہے کیونکہ صحابہ کے عمل ایسے تھے جن میں سے بعض کی وفات پر لاکھوں روپیہ ان کے ورثاء میں تقسیم کیا گیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ جب میں مکہ میں بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں ایک شخص کو خاص طور پر متعین فرمایا کہ وہ حضرت سعد کا خیال رکھے اور اسے آپؐ نے تاکید فرمائی کہ اگر حضرت سعد مکہ میں فوت ہو جائیں تو انہیں مکہ میں نہ دفنایا جائے بلکہ مدینہ لایا جائے اور وہاں دفن کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعودؓ نے بیان فرمایا ہے کہ حضرت عمر کے زمانے میں جب خسرو پرویز کے پوتے یزدگرد کی تخت نشینی کے بعد عراق میں مسلمانوں کے خلاف وسیع پیمانے پر جنگی تیاریاں شروع ہو گئیں تو حضرت عمر نے ان کے مقابلے کے لئے حضرت سعد بن ابی وقاص کی سرکردگی میں ایک لشکر روانہ کیا اور حکم دیا کہ پیشتر اس کے کہ شاہ ایران کے ساتھ جنگ کی جائے تمہارا فرض ہے کہ ایک نمائندہ وفد شاہ ایران کے پاس بھجواؤ اور اسے اسلام کے قبول کرنے کی دعوت دو۔ چنانچہ انہوں نے اس حکم کے ملنے پر ایک وفد یزدگرد کی ملاقات کے لئے بھجوا دیا۔ جب یہ وفد شاہ ایران کے دربار پر پہنچا تو وفد کے رئیس حضرت نعمان بن مکرن نے رسول کریم ﷺ کی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسلام کو پھیلائیں اور دنیا کے تمام لوگوں کو دین حق میں شامل ہونے کی دعوت دیں۔ اس حکم کے مطابق ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں اور آپ کو اسلام میں شمولیت کی دعوت دیتے ہیں۔ یزدگرد اس پر بہت برہم ہوا اور اس نے ایک نوکر سے کہا کہ جاؤ اور مٹی کا ایک بورا لے آؤ جب مٹی کا بورا آیا تو اس نے اسلامی وفد کے سردار کو آگے بلایا اور کہا اس مٹی کے بورے کے سوا تمہیں کچھ اور نہیں مل سکتا۔

وہ صحابی نہایت سنجیدگی کے ساتھ آگے بڑھے انہوں نے اپنا سر جھکا دیا اور مٹی کا بورا اپنی پیٹھ پر اٹھا لیا پھر انہوں نے ایک چھلانگ لگائی اور تیزی کے ساتھ اس کے دربار سے نکل کھڑے ہوئے اور اپنے ساتھیوں کو بلند آواز سے کہا۔ آج ایران کے بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے اپنے ملک کی زمین ہمارے حوالے کر دی ہے اور پھر گھوڑوں پر سوار ہو کر تیزی سے نکل گئے۔ بادشاہ نے جب ان کا یہ نعرہ سنا تو وہ کانپ اٹھا اور اس نے اپنے درباریوں سے کہا دوڑو اور مٹی کا بورا ان سے واپس لے آؤ یہ تو بڑی بدشگونی ہوگئی ہے کہ میں نے اپنے ہاتھ سے اپنے ملک کی مٹی ان کے حوالے کر دی ہے مگر وہ اس وقت تک گھوڑوں پر سوار ہو کر بہت دور نکل چکے تھے لیکن آخر وہی ہوا جو انہوں نے کہا تھا اور چند سال کے اندر اندر سارا ایران مسلمانوں کے ماتحت آ گیا۔

حضور نے فرمایا: یہ عظیم الشان تغیر مسلمانوں میں کیوں پیدا ہوا۔ اس لئے کہ قرآنی تعلیم نے ان کے اخلاق ان کی عادات میں ایک انقلاب پیدا کر دیا تھا ان کی سفلی زندگی پر اس نے ایک موت طاری کر دی تھی اور انہیں بلند کردار اور اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر لا کر کھڑا کر دیا تھا اور اس کے نتیجہ میں پھر وہ دنیا میں اسلام پھیلانے والے بنے اور اسلام کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے حقیقی مسلمان بنانے والے بنے اور کوئی خوف اور خطرہ کسی طاقت کا ان کو مرعوب نہیں کر سکا۔

حضور نے فرمایا: ان کے ذکر کا باقی حصہ انشاء اللہ آئندہ بیان کروں ابھی کچھ حصہ رہتا ہے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرمہ بشریٰ اکرم صاحبہ اہلیہ محمد اکرم باجوہ صاحب، مکرم اقبال احمد صاحب، مکرمہ غلام فاطمہ فہمیدہ صاحبہ، مکرم محمد احمد انور صاحب حیدر آبادی اور مکرم سلیم حسن الجابی صاحب مرحوم آف سیریا کے اوصاف حمیدہ بیان کیے اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب ادا کئے جانے کا اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رحمکم اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔

Khulasa Khutba Juma Huzoor Anwar (aba) 24th - July - 2020

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB